111868 ـ گوشت اور مرغی کے ذبح کی کیفیت کے متعلق سوال نہیں کرنا چاہیے

سوال

ایک روز میں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ملازمین کی دعوت کی اور دوپہر کے کھانے پر بلایا، جب وہ آئے اور میں نے ان کے سامنے کھانا لگایا جس میں کوئلوں پر بھنی ہوئی مرغی بھی تھی، اور ہم نے اسے گھر میں تیار کیا تھا ان میں سے ایک شخص ۔ جو استقامت میں معروف ہے ۔ نے اس کے متعلق مجھ سے دریافت کیا آیا یہ مرغی دیسی ہے یا کہ کسی باہر کے ملک سے درآمد شدہ ؟
تو میں نے اسے بتایا کہ یہ باہر سے درآمد شدہ ہے اور میرے خیال میں فرانس کی ہے، تو اس نے وہ مرغی نہیں کھائی، میں نے اس سے دریافت کیا تو وہ جواب دینے لگا: یہ حرام ہے.
میں نے اسے کہا: آپ کو کس طرح پتہ ہے ؟
تو اس نے جواب دیا: میں نے بعض علماء کرام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے..
برائے مہربانی آپ اس کے متعلق صحیح شرعی حکم واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

غیر اسلامی ممالك جہاں اہل کتاب یعنی یہود و نصاری خود ذبح کرتے ہوں وہ گوشت کھانا جائز ہے، اور ذبح کرنے کی کیفیت کے متعلق دریافت نہیں کرنا چاہیے، اور نہ ہی یہ سوال کرنا چاہیے کہ آیا انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں ؟

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں ایك یہودی عورت نے بکری ہدیہ کی تھی، اور یہودی نے کھانے کی دعوت دی تو آپ نے وہ بھی کھایا جس میں متغیر چربی بھی شامل تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال نہیں کیا کہ انہوں نے اسے کیسے ذبح کیا ؟ اور آیا انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں ؟

صحیح بخاری میں حدیث ہے:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں اور ہمیں یہ علم نہیں کہ آیا اس پر بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کا کھا لو "

میں نے عرض کیا: وہ کفر چھوڑ کر نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، یعنی اب تك وہ اسلام میں نئے ہیں اور انہیں علم نہیں کیا آیا وہ (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ پڑھتے یا نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2057).

اس حدیث میں دلیل ہے کہ اگر تصرف کرنے والا شخص معتبر ہو تو واقع کی کیفیت کے متعلق سوال نہیں کرنا چاہیے، اور یہ شرع کی حکمت و آسانی ہے؛ کیونکہ اگر لوگوں سے یہ مطلوب ہو کہ وہ صحیح التصرف کے متعلق بھشروط کا پیچھا کریں تو اس میں مشقت و حرج پیدا ہو گا، جو شریعت کو حرج اور مشقت کی شریعت بنا کر رکھ دیگی.

لیکن اگر ذبح کردہ گوشت کسی ایسے ملك سے آیا ہو جہاں ایسے لوگ ذبح کرتے ہوں جن کا ذبح حلال نہیں مثلا مجوسی اور بت پرست اور بے دین قسم کے لوگ جن کا کوئی بھی دین نہیں تو ایسا گوشت کھانا حلال نہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے غیر مسلموں میں سے صرف اہل کتاب کا کھانا مباح کیا ہے، اور اہل کتاب یہودی اور نصاری ہیں.

اور اگر ہمیں شك ہو کہ ذبح کرنے والا ان افراد میں سے ہے جن کا ذبح کردہ حلال ہے، یا ان افراد میں سے جن کا ذبح کردہ حلال نہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں. (یعنی اگر وہاں کے اکثر باشندے وہ ہوں جن کا ذبح کردہ حلال ہے).

فقھاء رحمہم اللہ کا کہنا ہے:

" اگر کوئی ذبیحہ کسی ایسی جگہ پڑا ہوا ملے جہاں کے اکثر لوگ ایسے ہوں جن کا ذبح کردہ حلال ہو تو وہ حلال ہے "

لیکن اس حالت میں اسے استعمال کیا جائے جس میں شك نہ ہو.

اسی طرح یہ ہے:

اگر کسی ایسے شخص کی جانب سے گوشت آئے جن کا ذبح کردہ حلال ہے، اور ان میں سے کچھ شرعی طریقہ پر ذبح کرتے ہوں جس میں وہ تیز دھار آلے سے جانور کا خون بہائیں نہ کہ اسے ناخن اور دانت سے، اور بعض غیر

شرعی طریقہ پر ذبح کرتے ہوں، لیکن اکثر لوگ شرعی طریقہ پر ذبح کریں؛ تو اکثریت پر عمل کرتے ہوئے اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ورع اور تقوی اسی میں ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام (255 ـ 256).

واللہ اعلم .